مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ

اور

داعی کے لئے پرہیز کرنے والے اعمال

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ اور داعی کے لئے پرہیز کرنے والے اعمال

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ
مؤلف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۴۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)

۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

عرض مؤلف.. ۴
مذاہب عالم کے عقائد ایک نظر میں.. ۵
داعی کی اہم صفات.. ۶
داعی کے لئے پرہیز کرنے والے چند اعمال.. ۸
مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ کار.. ۹
مناظروں سے پرہیز.. ۱۰
غیر اہم باتوں سے پرہیز.. ۱۰
نسلی منافرت.. ۱۰
مدعو قوم کے اچھے کاموں کی تعریف کی جائے.. ۱۱
وطن کی محبت.. ۱۱
رابطے بڑھانا.. ۱۱
پچھلی قوموں کے اسلام قبول کرنے کے اسباب.. ۱۲
غیر مسلموں کو دعوت.. ۱۳
حق تلفی کی سزا.. ۱۴
حشر کے میدان میں کیا ہوگا؟.. ۱۵
ہندو قوم کا مزاج.. ۱۵
ہندوؤں کی کتابوں کا حوالہ.. ۱۵
غیر مسلموں کو سمجھانے کا ایک اہم طریقہ.. ۱۷
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک غلام کو دعوت.. ۲۴
حضرت وحشیؓ کے ایمان لانے کا واقعہ.. ۲۵

❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

دعوت کی مختلف شکلیں قرآن وسنت کے ذریعہ معلوم ہوتی ہیں جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی زمان ومکان کے اعتبار سے مکی ومدنی دعوت کے انداز میں برابر تبدیلی ہوتی رہی اس لئے کوئی ایک طریقہ دعوت کا وضع نہیں کیا جا سکتا کہ بس یہی دعوت کا طریقہ ہے البتہ ہر نبی کے دعوت کا مرکزی موضوع تقریباً ایک ہی تھا اسی لئے اس موضوع پر ہر زمانے کے مفکرین نے اس زمانے کی نفسیات اور انبیاءؑ کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے انداز میں مضامین وکتابی شکل میں طریقۂ دعوت کو پیش کیا جس میں خاکسار کی اس کے علاوہ بھی تصنیفات اس موضوع پر موجود ہیں۔

چونکہ اس موضوع پر میری نظر رہتی ہے اس لئے ایک صاحب کا مضمون نظر سے گذرا جس میں کچھ اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی یہاں تک کہ ایک مستقل رسالہ تیار ہو گیا جس میں کچھ مفید چیزیں اس مضمون سے بھی اخذ کیا گیا اور دوسرے بعض اور فضائل کو بھی جمع کر دیا گیا اس سے داعی حضرات کو مختصر انداز میں دعوت کا ایک عملی خاکہ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

چونکہ پیش نظر دعوت کا جزبہ پیدا کرنا ہے اس لئے اس کی عبارت عام فہم رکھی گئی ہے اور اختصار کی وجہ سے بعض جملے بھی معترضہ معلوم ہوتے ہیں بعض مضمون بھی لیکن عملی دعوت کے لئے جہاں مفید معلوم ہوا اسے وہیں ذکر کر دیا گیا۔

اس طرح اس کتاب میں پہلے بڑے مذاہب کے عقائد کو ایک جدول کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے پھر داعی کی صفات اور پھر پچھلی قوموں کے اسلام لانے کے واقعات کو درج کرنے کے بعد عملی خاکہ پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۱/ ۱۰/ ۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں اس انسانوں کو اشرف المخلوق بنایا جس میں ہر انسان ایک دوسرے کا معاون ہے اس لئے ہر ایک کے دوسرے پر حقوق عائد ہوتے ہیں جس میں سب سے پہلا حق اللہ رب العالمین کا ہے جس نے اس کی تخلیق کی اور ہر قسم کی نعمتیں عطا کیں لیکن نادانی سے یہی انسان اپنے نبیوں یا پیشواؤں کو ہی معبود کا درجہ دے دیتا ہے جسے ایک جدول کے ذریعہ پیش کر رہے ہیں تا کہ قوموں کے مزاج سے واقفیت ہو جس میں ہم نے ہندوستان میں رہنے والی ہندو قوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے آگے دعوتی منہج کو پیش کیا ہے لیکن اس سے پہلے کچھ قوموں کے اہم عقائد، کتابیں، معبود، شخصیات اور نظام معاشرت کو درج ذیل جدول کے ذریعہ ایک نظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مذاہب عالم کے عقائد ایک نظر میں

عناوین	یہودیت	عیسائیت	ہندومت	بدھ مت
اہم مقدس کتاب	عہدنامہ قدیم، تالمود	انجیل	وید	تری پٹل
تصور خدا	ایک خدا کا تصور	تثلیث	تری مورتی	غیر واضح
تصرف کی حامل مخلوق	فرشتے	فرشتے	دیوی دیوتا	دیوی دیوتا
مذہبی رہبر	انبیاء	انبیاء	اوتار/ خدا کا نزول	بدھی
مرکزی شخصیت	ابراہیم وموسیٰ	عیسیٰؑ	رام/ کرشن/ شنکر/ دیگر	گوتم بدھ
معبود	یہوداہ	تین شخصیات پر مشتمل خدا	بھگوان - دیوی دیوتا	دیوی دیوتا/ بدھ
حیات بعد الموت	جنت ودوزخ	جنت ودوزخ	تناسخ / جنت ودوزخ	تناسخ / نروان
معاشرتی نظام	بنی اسرائیل کی فضیلت	مساوات	ذات پات	راہبوں اور دنیاداروں کا طبقہ
اہم تہوار	عیدالفصح	کرسمس/ ایسٹر	ہولی/ دیوالی	ویساکھ/ اسہلا پوجا

عناوین	جین مت	سکھ مت	اسلام	
اہم مقدس کتاب	آگم	گروگرنتھ صاحب	قرآن	
تصور خدا	الحاد کا عقیدہ	ایک خدا کا تصور	توحید	
تصرف کی حامل مخلوق	دیوی دیوتا	خدا	فرشتے	
مذہبی رہبر	تیرتھنکر	گرو	انبیاء	
مرکزی شخصیت	مہاویر سوامی	بابا گرونانک	محمد ﷺ	
معبود	مورتی پوجا/ پیشوا	خدا	اللہ	
حیات بعد الموت	تناسخ / نجات	تناسخ / جنت ودوزخ	جنت ودوزخ	
معاشرتی نظام	رہبانیت	مساوات	مساوات	
اہم تہوار	شُروت پنچمی/ پرب	گُروپرب/ ویساکھی	عیدالفطر/ عیدالاضحیٰ	

مذاہب عالم کے عقائد سے مختصر واقفیت کے بعد داعی کی اہم صفات کو درج کیا جاتا ہے تا کہ داعی ان صفات کی روشنی میں اپنا تجزیہ کرتا رہے۔

داعی کی اہم صفات

داعی کو درج ذیل صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دعوت کا عمل مفید اور نتیجہ خیز ہو اور عنداللہ مقبول ہو۔

۱۔ داعی کو اللہ تعالیٰ سے تعلق دعا، تڑپ اسی کا خوف، اسی پر توکل اور اسی سے اجر کی امید رکھنی چاہئے۔

۲۔ داعی کو رزق حلال استعمال کرنا چاہئے۔

۳۔ داعی کو اپنے اخلاص کا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے۔

۴۔ داعی کو خوش خلقی اختیار کرتے ہوئے مسلکی وسعت رکھنی چاہئے۔

۵۔ داعی کے اندر احساس ذمہ داری اور دین پر پختہ ایمان ہونا چاہئے۔

۶۔داعی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے سچی محبت ہونی چاہیے۔

۷۔اللہ تعالیٰ کی یاد سے داعی کا دل معمور ہونا چاہیے۔

۸۔داعی کے اندر عجز وانکسار اور مصیبتوں میں صبر کرنے کی عادت ہونی چاہیے۔

۹۔داعی کے اندر نعمتوں پر شکر، ایثار اور حقوق العباد کی صفت ہونی چاہیے۔

۱۰۔ داعی کے اندر شجاعت و بہادری ہونی چاہیے، (تاکہ داعی کسی سے مرعوب نہ ہو)۔

۱۱۔داعی کو مخاطب کی زبان سے واقف ہونا چاہیے۔

۱۲۔داعی کے لئے ضروری علوم سے واقفیت اور جسمانی صحت ہونا بہتر ہوتا ہے۔

۱۳۔داعی کو کبھی نہ جھوٹ بولنا چاہیے اور نہ وعدہ خلافی کرنا چاہیے۔

۱۴۔ داعی کو امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہیے۔

۱۵۔داعی رکوع وسجدہ کرنے والا اور روزہ وزکوٰۃ دینے والا ہونا چاہیے۔

۱۶۔داعی کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہونا چاہیے۔

۱۷۔داعی کو اپنی جان و مال خرچ کرنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا جزبہ ہونا چاہیے۔

۱۸۔داعی کو ہمیشہ صاف اور سیدھی بات کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہیے۔

۱۹۔جب جاہل اس کے منھ لگیں تو سلام کر کے ان سے دور ہو جانا چاہیے۔

۲۰۔داعی کو اللہ سے ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔

۲۱۔داعی کو بے حیائیوں سے دور رہنا چاہیے۔

۲۲۔داعی کو رات میں اٹھ کر اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

۲۳۔داعی کو شرک، بے حیائی اور زنا سے دور رہنا چاہیے۔

۲۴۔داعی کو شراب، سود، جوا اور غرور سے دور رہنا چاہیے۔

۲۵۔داعی کو قتل، چوری، غیبت، چغلی، طعنہ، تہمت اور ریاکاری سے دور رہنا چاہیے۔

۲۶۔داعی کو بے ایمانی اور ناپ تول میں کمی نہیں کرنا چاہیے۔

۲۷۔داعی کو چھوٹی چھوٹی ضرورت کی چیزیں مانگنے پر دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

نوٹ: داعی کو مذکورہ خصوصیات کو اختیار کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اور کچھ رذائل سے اجتناب بھی کرنا چاہیے۔ان میں سے چند یہ ہیں۔

داعی کے لئے پرہیز کرنے والے چند اعمال

۱۔تکبر سے (یعنی اپنے علم، دولت، عمل، حسن یا کسی اور وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنا)۔

۲۔ریاکاری سے (اللہ تعالیٰ کے بجائے لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرنا)۔

۳۔حق کو چھپانے سے۔

۴۔جاہلی عصبیت سے (یعنی اپنے باپ دادا یا اپنے گروہ کی بات کو فوقیت دینا اور دوسرے کی بات کو رد کرنا۔صوبائی نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ تعصب رکھنا)۔

۵۔غصے اور دیگر جذبات کا ناجائز استعمال کرنے سے۔

۶۔غفلت اور وسوسوں سے (برے خیالات سے)۔

۷۔حسد، بداخلاقی، ظلم اور ناانصافی سے۔

۸۔ اسی طرح لالچ، بخل، کنجوسی اور فضول خرچی سے۔

۹۔محبت دنیا سے (یعنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا)۔

۱۰۔ لہو ولعب سے (یعنی فضول کاموں سے)۔

نوٹ: ہر داعی کو چاہیے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ اس فہرست میں دی گئی خصوصیات میں سے مجھ میں کون سی ہیں اور کون سی نہیں۔ان خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے اور بری باتوں سے اجتناب کرے۔اگر آپ کے اندر اچھی خصوصیات پیدا نہیں ہوئیں یا آپ تمام بری باتوں سے بچنے کی کوشش کرے لیکن اگر یہ سب خصوصیات نہ بھی ہوں تب بھی دعوت دین کا کام ترک نہ کرے بلکہ اسے جاری رکھتے ہوئے اپنے تزکیہ کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ کار

۱۔اگر آسانی سے کام ہو رہا ہو تو جان بوجھ کر مشکل راستہ اختیار نہ کرے۔

۲۔اگر کہیں اپنے ذاتی کام سے جانا ہو تو دعوتی کتابیں ساتھ رکھیں، موقع ملتے ہی بات شروع کر دے۔

۳۔مدعو کے اعتبار سے طے کیا جائے کہ بات کیسے کرنی ہے۔کچھ لوگ پہلی ملاقات میں ہی کلمہ پڑھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ سوچتے اور سوال زیادہ کرتے ہیں، کچھ لوگوں کو اسلام کے خلاف بھڑکایا گیا ہوتا ہے اس لئے سوچ سمجھ کر بات کرے جس میں دیکھے کہ ڈائریکٹ بہتر ہو تو توحید سے شروع کرے اور اگر بہتر نہ ہو تو پہلے غلط فہمیوں کی صفائی تھوڑی سے کر دے۔

۴۔مدعو کی برداشت کے اعتبار سے بات کرنا چاہئے۔رسول کریم ﷺ کے پاس بنو ثقیف کا ایک قبیلہ آیا۔انہوں نے نماز شراب زنا وغیرہ کی چھوٹ مانگی تو آپ ﷺ نے نہیں دی لیکن زکوٰۃ کی چھوٹ مانگی تو دے دی۔صحابہ حیران ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا آنے دو نماز پڑھنے دو اس کے بعد زکوٰۃ بھی دیں گے۔

۵۔قرآن کے مطابق بات شروع کرنا چاہئے جس میں ایمانیات یعنی توحید و رسالت اور آخرت کا تذکرہ ہو، پھر اعمال صالحہ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد (یا شریعت کے احکام) بتانا چاہئے۔

۶۔جب ہم دین کے بارے میں سمجھائیں یا ان کے مذہب کی خامیوں کا تذکرہ کریں تو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سامنے والے کو اپنی بے عزتی محسوس نہ ہو۔یا وہ یہ نہ محسوس کرے کہ میرا مذاق اُڑایا جا رہا ہے یا مجھے کمتر دکھایا جا رہا ہے۔

۷۔اپنی خامیوں اور غلطیوں کا اعتراف کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔مسلمان جو بھی غلطیاں کرتے ہیں یا جو بھی برائیاں ان میں ہیں ان کو تسلیم کرے۔ان کی ناجائز طرفداری نہ

مدعو کے اعتبار سے دعوت کا طریقہ اور داعی کے لئے پرہیز کرنے والے اعمال

کرے اور نہ ہی توڑ مروڑ کر ان کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرے۔بلکہ ان غلطیوں کا اعتراف کرے اور سدھار کی کوشش کرے۔

۸۔ہمیں چاہئے کہ دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت اور ایمان کے لئے ضرور دعا کریں۔ بلا وجہ بددُعا نہ کریں۔بددعا کرنا سنتِ رسول ﷺ کے خلاف ہے آپ ﷺ نے تو طائف والوں کو بھی بددُعا نہیں دی۔بلکہ ہمیشہ سب کے لئے ہدایت و ایمان اور اپنے لئے صبر و مدد کی دعا مانگی۔

مناظروں سے پرہیز

۹۔مناظرہ دعوتی حکمت کے خلاف ہے۔اس کے اندر ہار اور جیت کا ماحول ہوتا ہے۔ لوگ دوسرے کی بات کو سمجھنے کے بجائے صرف اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ٹھنڈے دماغ سے کام لینے کے بجائے جوش اور بعض وقت غصے سے کام لیا جاتا ہے۔

غیر اہم باتوں سے پرہیز

۱۰۔دعوت کے وقت غیر اہم باتوں کو نہ چھیڑا جائے اگر کوئی شخص سوال کرے تو مختصر جواب دے کر بات کو توحید و رسالت اور آخرت کی طرف موڑنے کی کوشش کی جائے۔بلا وجہ کی باتوں میں وقت برباد نہ کیا جائے۔اور ایسی بات بھی نہ کرے جس سے کسی کو غصہ آ جائے یا تکلیف ہو۔دہشت گردی Terrorism کے بارے میں گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔صرف اتنا ہی جواب دیا جائے کہ یہ انسانوں کی غلطی ہے اسلام میں ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے۔جہاد کے اصل معنیٰ سمجھا دیا جائے۔

نسلی منافرت

۱۱۔اپنی نسل و قوم سے محبت کرنا بُری بات نہیں لیکن یہ محبت نا انصافی تعصب یا ناجائز

طرفداری میں نہ بدل جائے۔ اپنے آپ کو برتر اور دوسری نسل وقوم کے لوگوں کو کمتر نہ سمجھا جائے۔ جب تک ہم دوسروں سے سچی محبت نہ کریں گے تب تک ہم ان کو دعوت نہیں دے سکتے۔

مدعو قوم کے اچھے کاموں کی تعریف کی جائے

۱۲۔ اگر وہ کوئی بھلائی کا کام کرتے ہوں تو ان کا ساتھ دینا چاہئے۔ جیسے اناتھ آشرم کے لئے اگر غیر مسلم چندہ مانگیں تو چندہ دے سکتے ہیں۔ تا کہ ان کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں اور وہ دین کی طرف رجوع ہوں۔ نبوت ملنے سے پہلے مشرکین کی ایک تنظیم ''حلف الفضول'' تھی جس کا مقصد ظلم کی مخالفت تھی تو آپ ﷺ نے ان کا ساتھ دیا۔

وطن کی محبت

۱۳۔ وطن کی اصل محبت یہ نہیں ہے کہ ہم باتیں بنائیں گانے گائیں یا اسے معبود بنالیں۔ بلکہ اصل محبت یہ ہے کہ اپنے وطن کو کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ اس کے رہنے والوں سے محبت اور ہمدردی رکھیں قوانین کا احترام کریں۔ سڑکیں اور ریلنگیں خراب نہ کریں۔ یہاں تک کہ کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی سڑک پر نہ ڈالیں۔ بجلی اور پانی کی چوری نہ کریں۔ وطن کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں۔ یہی اصل حب وطنی ہے جس میں مسلم ہمیشہ دوسری قوموں سے آگے رہتے ہیں۔

رابطے بڑھانا

لوگوں سے میل جول بڑھانا چاہئے اور داعیوں کو لوگوں سے ملنے جانے کے لئے وقت نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوستوں اور پڑوسیوں کی مدد کے لئے سب سے آگے رہنا چاہئے۔

اس بات کا انتظار نہ کرنا چاہئے کہ جب بڑے عالم بن جائیں گے یا دعوت کی پوری ٹریننگ لے لیں گے تو کام کریں گے بلکہ فوراً ہی جتنا ہو سکے کام شروع کر دینا چاہئے۔

پچھلی قوموں کے اسلام قبول کرنے کے اسباب

● عمومی طور پر قوموں کے اسلام قبول کرنے کی درج ذیل اسباب ہوتے ہیں:

۱۔ مذہب سے عدم اطمنان کی وجہ سے جب اطمنان بخش چیز مل جاتی ہے تو لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۲۔ مذہبی رہنماؤں کا کردار دیکھ کر لوگ بدزن ہو جاتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۳۔ بعض لوگ اپنی کتابوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کو سمجھ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۴۔ بعض لوگ جذباتی طور پر اچانک کسی واقعہ کو دیکھ یا سمجھ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۵۔ بعض لوگ کسی کے دعوت دینے اور سمجھانے سے سمجھ لیتے ہیں۔

۶۔ بعض لوگ کس شخصیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۷۔ بعض لوگ اعلیٰ مقصد کی تکمیل کو اپنے مذہب میں نہیں کر پاتے تو اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۸۔ بعض لوگ اسلام یا مسلمانوں پر ظلم یا تشدد کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۹۔ بعض خاندان میں اگر ان کا بڑا اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کو دیکھ کر تمام لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۱۰۔ بعض لوگ اپنی قوم کے رعب یا دہشت کی وجہ سے اور اسلامی معاشرتی مساوات کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

۱۱۔ بعض لوگ دنیاوی مفاد کے لئے بھی اسلام وقتی طور پر قبول کر لیتے ہیں۔

نوٹ: یہ چند اسباب ہیں جن کی وجہ سے عمومی طور پر لوگ اسلام قبول کرتے ہیں اصل نہ لچھے دار تقریر سے اور نہ ہماری قابلیت اور حکمت سے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ہم کو جو ذمہ داری دی گئی اس کا ہم سے مطالبہ ہوگا اور اگر ہم اپنی ٹوٹی پھوٹی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں نوازنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہم کو

قوموں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ذریعہ کے طور پر قبول فرمائے۔

غیر مسلموں کو دعوت

● غیر مسلموں کو دعوت دینا اس لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہیں اور ہمیں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ:

اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضُ مَنْ یُبَلَّغُہٗ یَکُوْنَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَہٗ۔

(بخاری شریف پارہ ۱۸ کتاب المغازی حدیث نمبر ۱۵۲۵)

''سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں، وہ (یہ پیغام) ان لوگوں کو پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے''۔

● اس سے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ہر اس انسان تک پہنچانا ہمارا فرض ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب تک نہیں پہچانا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ ؕ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو، تم حکم دیتے ہو بھلائیوں کا اور روکتے ہو برائیوں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر''۔

● اس آیت سے امت کی پہچان اور ہماری ذمہ داری معلوم ہوتی ہے۔

سورہ توبہ آیت نمبر ۳۹ میں اور سورہ مائدہ آیت ۵۴ میں اور سورہ محمد آیت نمبر ۳۸ میں دعوت سے متعلق احکامات ذکر کئے گئے ہیں۔

● اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس امت میں پیدا کر کے بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہی وہ امت ہے جس کا حشر نبیوں کے ساتھ ہونا ہے۔ اور درجات بھی نبیوں کی طرح ملنے ہیں۔

جتنا بڑا درجہ ہوتا ہے اتنی ہی بڑی ذمہ داری بھی ہوتی ہے اور اگر اس ذمہ داری کو نہیں ادا کیا تو اتنی ہی بڑی پکڑ بھی ہوگی۔

حق تلفی کی سزا

قرآن مجید اللہ کا بھیجا ہوا ایک خط کی طرح سے ہے جسے تمام انسانوں تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ ان کا بہت بڑا حق تھا جو ہم نے سلب کر لیا۔ کسی کا حق سلب کرنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ اگر ہم اس دنیا کے کسی معاملے میں کسی کا حق مار لیں، مثال کے طور پر کسی کی مال و دولت یا جائداد ہڑپ لیں تو وہ آدمی مفلسی اور بدحالی کی زندگی گزارے گا۔ اس کے بچے کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔ اس لئے کہ ان کو اچھی تعلیم و تربیت نہیں مل پائے گی۔

ہوسکتا ہے ہماری اس حق تلفی کا اثر اس کی کئی نسلوں تک پہنچے لیکن بہرحال اس کی ایک حد ہے انسان کی زندگی میں کتنی ہی تکلیفیں ہوں لیکن موت کے ساتھ ان تکلیفوں کا خاتمہ ہو ہی جاتا ہے۔

ہم کسی کو لوٹ لیں یا کسی کے بچے کو قتل کر دیں یا کسی کی آنکھ پھوڑ دیں۔ بہرحال اس زیادتی کی تکلیف صرف اس کی زندگی تک محدود رہتی ہے۔ یہ سب بہت بڑے جرائم ہیں، ان سب گناہوں کی سزا بھی بہت بڑی ہے لیکن پھر بھی چونکہ ان گناہوں سے پہنچنے والی تکلیف کی ایک حد ہے اس لئے ان گناہوں کی سزا کی بھی آخر کوئی حد ہوگی۔

لیکن اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک نہ پہنچانا، ان کی ایسی حق تلفی ہے کہ نہ صرف ان کی دنیاوی زندگی، بلکہ آخرت بھی تباہ و برباد ہو جائے گی۔ کیونکہ آخرت ہمیشہ ہمیش کی ہے۔ اس لئے کسی کی آخرت برباد کرنے والے کو کتنا گناہ ہوگا اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ کیا ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہم اللہ کے بندوں کے ساتھ کیسی حق تلفی کر رہے ہیں؟

حشر کے میدان میں کیا ہوگا؟

جب یہ غیر مسلم لوگ جہنم کے دہانے پر لا کر کھڑے کئے جائیں گے، اور اللہ سے ہم لوگوں کا نام لے لے کر فریاد کریں گے کہ یا اللہ فلاں فلاں شخص میرا دوست، پڑوسی یا رشتہ دار تھا اور اس نے ہم تک تیرا پیغام نہیں پہنچایا، ہم تیرے دین سے غافل تھے۔ اس نے ہم سے تیرے احکامات کو چھپایا، اس لئے ہمارے اور ان کے درمیان انصاف کر دے۔ تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت ہماری ساری نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں جن تک ہم نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

ہم نے اپنے دین پر عمل کرنا اور اللہ کے بندوں تک اس کے دین کو پہنچانا چھوڑ دیا اس لئے ہم پر دنیا میں بھی عذاب آ رہے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ کا عذاب ہمارا انتظار کر رہا ہے۔

ہندو قوم کا مزاج

ہندو قوم کی اکثریت بہت زیادہ علمی دلیل نہیں مانگتی۔ بلکہ سچے دل سے اظہار محبت کی جائے تو یہ لوگ کوئی بحث نہیں کرتے بلکہ سنتے اور مانتے چلے جاتے ہیں اور اگر ان کی کتاب سے کچھ بتا دیں تو گرُ وتسلیم کر لیتے ہیں۔

ہندوؤں کی کتابوں کا حوالہ

ہندوؤں کی کتابوں میں حضرت نوحؑ جیسا قصہ ملتا ہے۔ ان کی کتابوں میں ۱۴ نُوح نام کے لوگوں کا ذکر ہے جس میں ایک نُوح کو ''جل پلاون والے منوجی'' کہا جاتا ہے۔ ہم بھی ان کی نفسیات کے حساب سے ان کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

ان کو بتایا جا سکتا ہے کہ ''نماز'' فارسی کا لفظ ہے اور فارسی زبان سنسکرت سے آئی ہے۔ سنسکرت میں ''نم کرنے'' کے معنیٰ ہیں 'سر جھکانا' اور ''اج'' کا مطلب ہے ''وہ جس کو

کسی نے جنم نہ دیا ہو یا جو اجنما ہو' یعنی پرمیشور۔ نماز شبد کا معنیٰ ہے ''اس کو نمن کرنا جو اجنما ہو یعنی پرمیشور کو نمن کرنا۔

● ہم جو نماز پڑھتے ہیں وہ کوئی عربی کا لفظ نہیں ہے عربی میں ''نماز'' کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ ''نماز'' اصلاً سنسکرت کا لفظ ہے۔ نماز کوئی ہماری یا اسلام کی نئی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ ہندوؤں کے گرنتھوں میں بھی ہے۔ گیتا میں نماز کے سبھی آسنوں کا ذکر ہے۔ ہندو سماج میں مورتی پوجا شروع ہونے کے بعد لوگ نماز کو بھول گئے۔ اور کہا جائے کہ افسوس ہے کہ دنیا میں کروڑوں ہندو آتے ہیں چلے جاتے ہیں لیکن ایک بار بھی وید کے درشن نہیں کرتے پھر بھی لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں۔

● ایک اشکال ہوتا ہے کہ جب قرآن نازل ہو گیا تو پھر دوسرے کی کتابوں کے پڑھنے کی بات کیوں کی جائے؟

● اس کا جواب یہ ہے کہ ان کتابوں میں محمد ﷺ سے متعلق پیشنگوئیاں ہیں۔ اگرچہ ان کی خود کی ہی لکھی کتابیں ہوں ہم ان کی کتابوں کو آسمانی کتاب سمجھ کر بات نہیں کرتے بلکہ ان کی خود کی بھی لکھی کوئی چیز ہو لیکن گفتگو میں آسانی ہوتی ہے جیسے:

● حضرت عمرؓ کبھی کبھی یہودیوں کے مدرسے ''بیت المدارس'' جاتے تھے۔ ایک بار وہ توریت کے کچھ اوراق لائے اور پڑھنے لگے۔ رسول کریم ﷺ نے دیکھا تو آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور بہت ناراض ہوئے۔

نوٹ: بعض لوگ اس بات سے اخذ کرتے ہیں کہ ہم کو کسی دوسرے کی کتاب کا مطالعہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے یہ مدینہ جانے کے بعد شروع کے دنوں کا واقعہ ہے۔ آخری دور میں آپ ﷺ نے فرمایا ''حَدِّثُوْا عَنْ بَنِی اِسْرَائیل وَلَا حَرَجَ'' (بخاری شریف، باب العلم)

ترجمہ: بنی اسرائیل سے ان کی روایت سن کر بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں'

اسی لئے بعض مواقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا یہودیوں کے رجم کا فیصلہ انہیں کی کتابوں کے ذریعہ کرنا ثابت ہے۔

غیر مسلموں کو سمجھانے کا ایک اہم طریقہ

● پالسلام علیکم کیا میں آپ سے کچھ بات کرسکتا ہوں میں وِشْو شَانْتِی (विश्व शान्ति) کے مقصد سے آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

● آج انسان الگ الگ سمپر دایوں (सम्प्रदायों) اورذات میں بٹا ہوا ہے اسی وجہ سے لوگ آپس میں مار کاٹ کرتے ہیں ۔ جب بھی لوگوں میں مار کاٹ ہوتی ہے۔اکثر دھرم (घर्म) کے نام پر ہوتی ہے۔اورلوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ دھرم (घर्म) ہی آپس میں لڑائی جھگڑے کرواتا ہے۔لیکن سچ بات یہ ہے کہ ہم لوگ آپس میں اس لیے نہیں لڑتے کہ ہم لوگوں کے دھرم الگ الگ ہیں، بلکہ ہم اس لئے لڑتے ہیں کہ ہم کو صحیح دھرم معلوم ہی نہیں ہے۔

● دھرم ہمیشہ پیار محبت اور انسانیت سکھاتا ہے۔اگر سب لوگوں کو صحیح دھرم کی سمجھ ہو، یا جائے ،تو دنیا کے سارے انسان ایک ہو جائیں اور یہ لڑائی جھگڑے فساد ختم ہو جائیں۔

● صحیح دھرم کو سمجھنے کے لئے ہمیں اِتہاس (इतिहास) میں جانا ہوگا۔ذرا سوچئے، اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ سب سے پہلا انسان جو دنیا میں آیا تھا وہ آدِمانو (आदि मानव) تھا،ان کا ذکر آپ کے گرنتھوں (ग्रंथों) میں بھی ہے عیسائیوں کی بائبل میں بھی ہے وہ ان کو ایڈم (Adam) کہتے ہیں اوران کا نام قرآن میں بھی ہے۔

● بس زبانوں کا فرق ہے دراصل وہ ایک ہی انسان تھے اور دنیا کے سارے انسان ان کی اولاد ہیں ۔اور ہم سب کا پرمیشور (प्रमेश्वर) بھی ایک ہی ہے۔ایسا تو ہے نہیں کہ ہندوؤں کا پرمیشور، مسلمانوں کا اللہ اور عیسائیوں کا گاڈ (God) الگ الگ

ہیں ۔ بلکہ وہ ایک ہی شکتی (शक्ति) کا نام ہے جس نے براہمانڈ (ब्रहम्माण्ड) کو پیدا کیا اور اس کو چلا رہا ہے۔

● غور کیجئے اگر ہم سب ایک ہی پتا (والد) کی سنتان ہیں،تو یہ الگ الگ ذاتیاں کیسے بن گئیں، اوراس میں بھی اونچ اور نیچ کیسے پیدا ہو گئی ، اور دوسری بات یہ کہ اگر ہم سب کا پرمیشور ایک ہی ہے تو پھر ہمارے دھرم الگ الگ کیسے ہو گئے ؟ کیا پرمیشور کو خود ہی نہیں معلوم کہ کونسا دھرم صحیح ہے۔

● پہلے اس نے ہندو دھرم انسانوں کو دیا، پھر اسے احساس ہوا کہ یہ صحیح نہیں ہے، تو اس نے عیسائی دھرم دیا پھر اسے احساس ہوا کہ یہ بھی صحیح نہیں ہے،تو اس نے اسلام دھرم انسانوں کو دیا۔کیا وہ پرمیشور جس نے اتنے بڑے برہمانڈ (ब्रहमाण्ड) کو بنایا اور ہمیں پیدا کیا وہ ایسی غلطی کرسکتا ہے کہ بار بار اپنی بات کو بدلے؟ یا پھر اس نے جان بوجھ کر لوگوں کو بے وقوف بنایا، کسی کو کچھ دیا، کسی کو کچھ دیا اور پھر لوگ آپس میں دھرم کے نام پر مار کاٹ کرنے لگے۔

● کیا یہ بات عقل میں آتی ہے کہ پرمیشور ایسا غلط کام کرسکتا ہے۔کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے ہی پرمیشور کے صحیح دھرم کو نہیں سمجھا اور صحیح دھرم کو نہ سمجھ پانے کی وجہ سے اپنے آپ کو الگ الگ دھرموں اور گروپوں میں بانٹ لیا۔

● سچ بات تو یہی ہے کہ انسان نے یہی غلطی بار بار کی ہے۔اگر ہم دھرم کو ٹھیک سے جان لیں تو خود ہی یہ نفرت کی دیواریں گر جائیں گی۔کیونکہ سبھی انسانوں کا اصل دھرم (म ूल घर्म) ایک ہی ہے اور یہ جو الگ الگ دھرموں کے الگ الگ رُوپ نظر آتے ہیں یہ انسانوں کی غلطیوں کی وجہ سے بن گئے ہیں۔

● صحیح دھرم کو سمجھنے کے لئے ہمیں آدِمانو (आदि मानव) کے جیون (जीवन) سے بات شروع کرنی ہوگی۔آدِمَانو (आदि मानव) کو جب پرمیشور نے بنایا تو وہ دنیا کے

بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے، پرمیشور نے ان کو اچھائی اور برائی کا علم (ज्ञान) دیا۔

● انہیں نہیں معلوم تھا کہ کونسا کام میری زندگی کے لئے فائدہ مند (लाभदायक) ہے اور کونسا کام میرے لئے نقصان دہ (हानिकारक) ہے۔ ان سب چیزوں کا گیان (ज्ञान) انہیں اُوپر والے نے دیا۔

● مانُو جاتی (मानव जाति) کے لئے کیا اچھا ہے کیا بُرا ہے، انہیں اصولوں (नियमों) کا گیان دھرم کہلاتا ہے۔ یہی دھرم کے اصول (नियम) انہوں نے اپنے بچوں کو زبانی یاد کرا دیئے۔ اور وہ اس پر عمل کرنے لگے۔ ان کے پاس لکھنے پڑھنے کا کوئی ذریعہ (साधन) نہیں تھا اس لئے وہ دھرم کے سارے اصولوں (नियमों) کو اپنی نسلوں کو زبانی یاد کرا دیتے۔ کچھ نسلیں گزرنے کے بعد وہ اس دھرم کو بھولنے لگے۔

● دھرم میں بگاڑ ہونے کی ایک دوسری وجہ (कारण) یہ بھی ہے کہ جو بُرے لوگ ہوتے ہیں اگر ان کو کسی برے کام میں کوئی فائدہ نظر آرہا ہوتا ہے تو وہ جان بوجھ کر اس غلط بات کو دھرم کی آڑ میں صحیح ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کبھی کبھی کچھ خود غرض (स्वार्थी) لوگ دھرم کے اصولوں (नियमों) کو جان بوجھ کر دوسروں کو غلط طریقے سے بتاتے ہیں۔ بحر حال جب آدِمانو (आदि मानव) کی نسل میں سبھی لوگ صحیح دھرم کو بھول گئے تو اوپر والے نے اپنے بندوں کو صحیح دھرم سکھانے کے لئے ایک دُوت کو بھیجا۔

● دُوت کوئی چمتکاری دیوی دیوتا نہیں ہوتے بلکہ انسان ہوتے ہیں، وہ عام انسانوں سے زیادہ ذہین (Intellegent) ہوتے ہیں اور بچپن سے ہی بڑے نیک طبیعت (स्वभाव) کے ہوتے ہیں۔ ان کے جیون (जीवन) میں کچھ چمتکار بھی ہوتے ہیں۔ یہ دُوت ایسی یوگیتا (योग्यता) رکھتے ہیں کہ اُوپر والا ان کے دل میں اپنے دھرم کا گیان (ज्ञान) ڈال دیتا ہے۔ جو سب لوگوں کو دھرم سکھاتے ہیں اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھاتے ہیں۔

● بہر حال اُوپر والا جب اپنے سندیشٹا کو بھیجتا ہے۔ اور وہ دھرم لوگوں کو سکھاتے ہیں، تو اچھے لوگ اس دھرم کو مانتے ہیں اور ایسے لوگ جن کو بُرے کام کرنے میں کوئی فائدہ نظر آرہا ہوتا ہے وہ ان کے دھرم کو نہیں مانتے۔ اس طرح مانو جاتی دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی اچھے لوگ اور بُرے لوگ۔

● جنہوں نے سندیشٹا کو مانا تھا وہ بھی کچھ نسلوں کے بعد دوبارہ صحیح دھرم کو بھول گئے۔ پھر ایشور نے دوبارہ ایک اوتار کو بھیجا اس طرح بار بار ہوتا رہا۔ جب بھی کوئی سندیشٹا آتے، ان سے ان کے ماننے والے بہت پریم کرنے لگتے اور جب ان کے ماننے والے صحیح دھرم کو بھول جاتے۔ تو صرف دُوت کا نام ان کے پاس رہ جاتا اور وہ اس دُوت کی مورتی بنا کر اسے یاد کرنے لگتے۔ اور اپنے گروپ کو بھی اُوپر والے کے بندے کہنے کے بجائے اس دیوتا کے نام سے پکارنے لگتے۔ جیسے

● عیسیٰ مسیح پرمیشور کے ایک سندیشٹا تھے اور ان کے ماننے والے اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں (ایشور ان کو شانتی دے)۔ اسی طرح الگ الگ رشیوں دونوں کے نام پر الگ الگ گروپ بن گئے۔ پرمیشور نے سبھی دوتوں کو بالکل وہی گیان دیا جو آدِمانو کو دیا تھا۔ کبھی بھی دوتوں کے درمیان میں کوئی فرق نہیں کیا۔

● اصل میں دشرتھ جی سے پہلے رام اُوپر والے کا نام تھا، اور رام جی کا نام دشرتھ جی نے ''رام چندر'' یعنی رام کا چاند رکھا تھا۔ وہ خود رام نہیں تھے۔ بلکہ رام کا چاند تھے۔ مگر آج ہم ان کو ہی رام سمجھنے لگے۔

● لوگ جب دھرم کو بھول جاتے ہیں تو وہ پرمیشور کو چھوڑ کر اپنے دیوتا کی ہی پوجا کرنے لگتے ہیں، دیوتا کی پوجا سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا، بلکہ وہ اپنی پوجا کروانے کے لئے اس دھرتی پر آئے ہی نہیں تھے۔ ہمیں تو ان کی نصیحتوں (आदर्शों) پر چلنا چاہئے۔

● مثال کے طور پر ہم اگر ایک ڈاکٹر کے پاس جائیں اور وہ ایک پرچے پر

ہماری بیماری کو دور کرنے کے لئے کچھ دوائیں لکھ دے اور کچھ پرہیز کرنے کی نصیحت کرے اور ہم گھر آ کر ڈاکٹر کے پرچے کو خوب سمّان (عزت) سے چومیں، دل سے لگائیں مگر کھول کر نہ پڑھیں نہ دوا کھائیں، تو کیا ہماری بیماری دور ہو جائے گی اور ساتھ ہی ڈاکٹر کے تصویر کی خوب آرتی आरती بھی اتار لیں لیکن ہماری بیماری دور نہیں ہو گی، کچھ دنوں کے بعد ہم کہیں ارے ڈاکٹر صاحب آپ تو بھگوان کا روپ ہیں۔ میں نے آپ کے تصویر کی خوب آرتی اتاری آپ نے جو پرچہ دیا تھا اسے بھی بڑے سمان सम्मान (عزت) سے رنگ برنگے کپڑے میں لپیٹ کر رکھا مگر میری طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر پوچھتا ہے جو پرہیز کرنے کو میں نے کہا تھا وہ سب کیا تھا؟ اس پر میں کہوں یہ تو نہیں کیا لیکن اس کا سمان بہت کیا۔ تو کیا ڈاکٹر مجھ سے خوش ہوگا۔ ڈاکٹر خوش تو کیا ہوگا بلکہ مجھ جیسے مریض کو دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹ لے گا۔ ہوسکتا ہے ڈانٹ کر بھگا دے۔

● بالکل اسی طرح دونوں کا معاملہ ہے وہ پرمیشور کا دھرم ہمیں سکھانے کے لئے آتے ہیں ہم پرمیشور کو چھوڑ کر ان کی ہی آرتیاں اتارنے لگتے ہیں اور ان کی دی ہوئی کتابیں کبھی کھول کر نہیں پڑھتے، کتنے ہندو دنیا میں آتے ہیں اور ویدوں کے درشن کئے بغیر ہی دنیا سے چلے جاتے ہیں۔

● دوت انسان تھے اگر ہم ان کی زندگی میں ان کے پاس گئے ہوتے تو شاید ہمیں کچھ فائدا ہوتا لیکن جب وہ دنیا سے جا چکے تو اب نا تو وہ ہماری کوئی بات سن سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مورتیوں کی کون پوجا کر رہا ہے۔

● اگر ہمیں ان سے کچھ فائدہ اٹھانا ہی ہے تو ہم ان کی کتابوں کو پڑھیں اور ان کے آدرشوں پر چلیں۔ جیسے یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے نویں منتر میں ہے کہ:

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूति मुपासते ततो
भूयऽइव ते तमो यऽउ सम्भूतयाथ रतः

(यजुर्वेद : अध्याय ४० : मंत्र ६)

जो असम्भूति (अर्थात प्रकृति रुप जड पदार्थ अग्नि, मिटटी, वायु आदि) की उपासना करते हैं, वह अज्ञान अंघकार में प्रवेश करते हैं और जो सम्भूति (अर्थात प्रकृति पदार्थे से बनी वस्तुऐं जैसे पेड पौघे मूर्तियां आदि) में रमण करते हैं वह उस से भी अधिक अंघकार में पडते हैं

ترجمہ "اندھکار میں پَرویش کرتے ہیں وہ لوگ جو اَسمبھوتی کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی ادھک اندھکار میں پڑتے ہیں وہ لوگ جو سمبھوتی میں رہتے ہیں"

● "اسمبھوتی असम्भूति کا مطلب ہوتا ہے، پرمیشور کی بنائی سب چیزیں جیسے، ہوا، پانی، مٹی، اگنی وغیرہ اور سمبھوتی सम्भूति کا مطلب ہے، "پرمیشور کی بنائی ہوئی چیزوں سے کاٹ چھانٹ اور ریسرچ کر کے جو چیزیں انسان نے بنالیں" (جیسے پیڑ یا لکڑی سے تعزیہ بنانا یا پتھر سے مورتی وغیرہ بنالینا)

● پرمیشور کا سچا بندہ بننے کے لئے ہمیں ایک برہم سوتر ब्रहम सूत्र پڑھنا ہوگا۔ اگر آپ چاہیں تو پڑھ لیں "اِکم برہم دُوتیئے ناستی نِہہ نانا ستی کِنچن"۔

(एकं ब्रहम द्वित्तीय नासतिः नेह ना नास्ति किंचन)

ترجمہ: "برہم یعنی اللہ تو ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے ہرگز نہیں ہے نہیں ہے ذرہ برابر بھی نہیں ہے۔

● بالکل اسی برہم سوتر کی طرح محمد ﷺ نے کلمہ بتایا ہے وہ عربی میں ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔

● مختلف طبقات کے ساتھ انہیں کے ماحول کے اعتبار سے بات کرنا چاہئے جیسے پچھڑے طبقہ کے لوگوں کے سامنے ایک خدا اور انسانوں کے ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہونے کی بات کر سکتے ہیں۔

● پھر ان کے سامنے مساوات پیش کرے اور یہ بتائے کہ اب سارے لوگ ایک ہی ہیں ہمارے ماتا پتا ایک ہیں، ہمارا ایشور ایک ہے اور ایک ہی سندیش سب کے پاس آیا تھا۔

● سارے انسان مہا جل پلا ون والے منو کے سیلا ب عظیم کے بعد بچنے والے انہیں کی اولا د ہیں۔ان میں چھوٹے بڑے کہاں سے آئے ؟ اب اگر اسمانتا (غیر مسا وات) ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مذہب کے ٹھیکے داروں نے دھرم کو بھرشٹ کر دیا ہے اور غلط معنیٰ بتایا۔ہم سب ایک آدم اور حوّا کی اولا د ہیں۔

● پورے قرآن کا خلاصہ یہ کلمہ ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

● اسی طرح ویدوں کا بھی خلاصہ (سار) ہے جس کو برہم سوتر کہتے ہیں 'ایکم بَرہَم دُوتیہ ناسْتِ نِہہ نانا سْتی کِنْچن'' (एकं ब्रहम द्वित्तीय नास्तिः नेह ना नास्ति किंचन)

ترجمہ: ''برہم ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے نہیں ہے ہرگز نہیں ہے، ذرہ برابر بھی نہیں ہے''۔

● ایسے ہی وحدہ لاشریک لہ ہے۔

ترجمہ: ''وہ ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔

اور اسی طرح برہم سوتر کا بھی ایک چھوٹا سا بھاگ ہے''۔

''ایکم ایوم ادویتیم'' (एकं एवं अद्वित्तीयं)

ترجمہ: وہ ایک ہی ہے دوسرے کی شرکت کے بغیر۔

● عقل کہتی ہے کہ ساری دنیا کا خدا ایک ہی ہے تو ہر زمانے میں اس کا پیغام بھی ایک ہی ہوگا اس کی مرضی یا اِچھا بھی ایک ہی ہوگی۔

● دیکھو دھرم کے نام کا بھی فرق نہیں ہے۔آپ کے دھرم کا نام ہے ''سناتن دھرم (सनातन धर्म)اور یہی نام ہمارے یہاں استعمال ہوتا ہے۔دین قیّم ۔صرف بھاشا کا فرق ہے، دونوں کے معنیٰ ایک ہی جیسے ہیں۔

دین۔धर्म قیّم ۔ सनातन یعنی ہمیشہ سے سیدھا چلا آرہا دین یا دھرم۔

● محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نیا دین یا دھرم لے کر آیا ہوں، بلکہ

ہمیشہ یہ کہا'' کہ اے لوگوں، میں کوئی نیا دین نہیں پیش کر رہا ہوں بلکہ یہ وہی دین ہے جس کو حضرت آدم اور تمام انبیاء اور تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی طرف سے پیش کیا تھا''۔

● دعوت دینے کے لئے کسی پارک، بازار ہسپتال یا پبلک پلیس میں ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جائے جن کے پاس وقت ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک غلام کو دعوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طائف سے لوٹ رہے تھے تو طائف کے لوگوں کے پتھروں سے زخمی ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک باغ میں پناہ لی۔اس باغ کے مالک کے دل میں ہمدردی پیدا ہوئی۔اس نے اپنے ایک عیسائی غلام کو جن کا نام عداس تھا، بلا کر کہا کہ اس انگور سے ایک گچھا لو اور اس شخص کو دے آ ؤ۔جب انہوں نے انگور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کھانے لگے۔

عداس نے کہا: یہ لفظ تو اس علاقہ کے لوگ نہیں بولتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور تمہارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا: میں عیسائی ہوں اور نینویٰ کا باشندہ ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا! تم مرد صالح یونسؑ بن متیٰ کی بستی کے رہنے والے ہو؟ اُنہوں نے کہا: آپ یونسؑ بن متی کو کیسے جانتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ میرے بھائی تھے وہ نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔یہ سن کر عداسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کو بوسہ دیا اور ایمان لے آئے۔

نوٹ۔ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بسم اللہ پڑھنے کے عمل سے وہ متأثر ہوئے۔ہمیں بھی با آوازِ بلند بسم اللہ یا قرآنی آیت پڑھنی چاہئے، خاص طور سے غیر مسلموں کی موجودگی میں اور اس طرح کے نیک اعمال ان کے سامنے ظاہری طور پر کرنے چاہئے۔

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی سے بات شروع کی جائے تو پہلے مخاطب کے بارے میں ذاتی باتیں معلوم کر لے۔ جیسے اس کا نام مذہب علاقہ خاندان وغیرہ ان باتوں میں سے کسی بات پر دین کی بات شروع کرنے کا موقع مل جائے گا۔

حضرت وحشیؓ کے ایمان لانے کا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کے قاتل وحشی بن حرب کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنا قاصد بھیجا۔ حضرت وحشی نے جواب میں یہ پیغام بھیجا کہ آپ کہتے ہیں کہ قاتل اور مشرک اور زانی دوزخ میں جائیں گے۔ اور ہمیشہ ذلیل ہوکر جہنم میں پڑے رہیں گے لیکن میں نے یہ سب کام کئے ہیں، تو کیا میرے لئے آپ کے خیال میں برے کاموں کی سزا سے بچنے کی کوئی گنجائش ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ آیت سنائی۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝٧٠

ترجمہ: ”مگر جس نے (ان گناہوں کے بعد) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو ان کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور الرحیم ہے“۔ (سورہ فرقان آیت ۷۰)

اس آیت کو سن کر وحشی نے کہا کہ توبہ، ایمان اور نیک اعمال کی شرط بہت سخت ہے میں اسے پورا نہ کر سکوں گا۔ اس پر یہ آیت آپ ﷺ نے اسے سنائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَرٰٓى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ۝٤٨

ترجمہ: ”اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے“۔ (سورہ نساء آیت ۴۸)

اس پر بھی وحشی نے کہا کہ مغفرت تو اللہ کے چاہنے پر موقوف ہوگئی، معلوم نہیں اللہ مجھ کو بخشے گا کہ نہیں، کیا اس کے علاوہ کچھ اور گنجائش ہے۔ تو آپؐ نے یہ آیت پیش کی:

● قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝٥٣

ترجمہ: ”(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ تو غفور رحیم ہے“ (سورہ الزمر آیت ۵۳)

● اس پر وحشی نے فرمایا کہ ہاں یہ ٹھیک ہے اور وہ مسلمان ہو گئے۔

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت کے میدان میں مدعو کے ساتھ رعایت اور آسانیاں پیدا کرنا چاہئے۔

نوٹ: کسی کو سمجھاتے وقت زیادہ سے زیادہ قرآن کی آیات عربی میں سنانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ (پہلے آیت سنائیں، پھر ترجمہ سمجھائیں) کیونکہ قرآنی آیات کا روحانی اثر ہوتا ہے، مشرکوں کی روح پیاسی ہوتی ہے اور اللہ کا کلام سن کر ان کے دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ ان کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سمجھانے پر سمجھ میں آجاتا ہے، مگر ان کا ماننے کا دل نہیں کرتا اور دل پر اثر کرنے کا ایک طریقہ قرآن کا سنانا بھی ہے۔

● توحید و رسالت اور آخرت سے متعلق آیات مع ترجمہ یاد کر لینا چاہئے (جو سہولت کے لئے خاکسار نے نبیوں کی دعوت و تبلیغ کے پانچ صفات سے متعلق جمع کئے ہیں اس میں سے یاد کیا جا سکتا ہے) جب دعوت کی نیت سے گھر سے نکلیں تو راستے میں دعا ذکر اور قرآن پڑھتے جانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو داعیوں کی فہرست میں شمار فرما کر انسانیت کے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور جہنم کی آگ سے تمام انسانیت کی حفاظت فرمائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۲۱/۵/۲۰۱۷

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ ﷺ کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعدادِ ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول ﷺ کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم ﷺ کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن و السنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله ﷺ
۷۸۔غزوة حنين و الطائف فی ضوء القرآن و السنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال و أهمية النية فی ضوء القرآن و السنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن و السنة
۸۱۔النبی الخاتم من، متی، و أين
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة و التبليغ فی ضوء القرآن و السنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد ﷺ و المنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد ﷺ اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو رلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لا الہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ایتہاسک درِشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

۱۲۷۔حضرت محمد ﷺ کی پرماڑت جیونی
۱۲۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۲۹۔رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی
۱۳۰۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۱۳۱۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں
۱۳۲۔حضرت محمد ﷺ کی باتیں
۱۳۳۔اذان کیا ہے؟
۱۳۴۔آؤ نماز کی اور
۱۳۵۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۶۔زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۷۔عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۸۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۹۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۱۴۰۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۴۱۔موبائل سے سمبندھت مسائل
۱۴۲۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۱۴۳۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۱۴۴۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۱۴۵۔جنت کے حالات اور جنتی
۱۴۶۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۱۴۷۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۱۴۸۔ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن
۱۴۹۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار ایتہاسک درشٹی سے
۱۵۰۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی

زیر طبع کتابیں

۱۵۱۔دوسو معاشرتی مسائل
۱۵۲۔تفسیر فاروقی (جلد اول اردو)
۱۵۳۔تفسیر فاروقی (جلد دوم اردو)
۱۵۴۔تفسیر فاروقی (جلد سوم اردو)
۱۵۵۔تاریخ الاسلام
۱۵۶۔قصص الانبیاء
۱۵۷۔مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۸۔دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۹۔اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۰۔سیرت صحابہؓ
۱۶۱۔قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۲۔طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۳۔علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۴۔ایمانیت، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۵۔عیدین وجمع سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۶۔مدارس سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۷۔ہبہ وجہیر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۸۔سود سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۹۔سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۰۔طلاق وعدت اور نفقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۱۔نماز وجماعت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۲۔نکاح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۳۔زکوٰۃ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۴۔حج سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۵۔امامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۶۔قرأت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۷۔تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۸۔وصیت ومیراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۹۔اذان واقامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۰۔تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۱۔علامات قیامت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۱۸۲۔سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۳۔وقف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۴۔مسجد سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۵۔علم وعلماء سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۶۔تقلید واجتہاد کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۷۔سجدہ سہو سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۸۔بدعت کی نحوست سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔کرائے داری سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۰۔کاروبار میں شرکت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۱۔میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۲۔سنت ونوافل سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۳۔اصلاح معاشرہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۴۔عورتوں کے مخصوص مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۵۔انسانی اعضا سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۶۔میت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۷۔رمضان روزہ اور تراویح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔اعتکاف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۹۔زمین سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۰۰۔رویئتہ ھلال سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔	سرشٹی کا شرشٹا کون؟	25
۲۔	مانوا یکتا اور شانتی سندیش	30
۳۔	اذان کیا ہے؟	30
۴۔	پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30
۵۔	مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30
۶۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلایا سداچار سے	60
۷۔	انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150
۸۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60
۹۔	جہاد اور آتنکواد میں انتر	30
۱۰۔	غیر مسلموں کے ساتھ ویہوار (اتیہاسک درشٹی سے)	60
۱۱۔	کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90
۱۲۔	اسلام؟	10
۱۳۔	لا الہ الا اللہ کی گواہی	20
۱۴۔	توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۱۵۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۶۔	جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۱۷۔	اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۱۸۔	پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۱۹۔	قرآن کا پیغام (پارہ عم ترجمہ اور تشریح)	180
۲۰۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۲۱۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۲۲۔	رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۲۳۔	رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی	35
۲۴۔	حضرت محمد ﷺ کی باتیں	50
۲۵۔	اسلامی وراثت کی تقسیم	30

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔	اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30
۲۔	خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30
۳۔	غیر مسلموں میں طریقہ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90
۴۔	ہندو دھرم، فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150
۵۔	آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150
۶۔	حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45
۷۔	غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40
۸۔	اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50
۹۔	قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30
۱۰۔	قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30
۱۱۔	غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35
۱۲۔	حضرت محمد ﷺ اور جزیرہ عرب	45
۱۳۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/ اردو ترجمہ)	300
۱۴۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۱۵۔	امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۱۶۔	اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۱۷۔	تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۱۸۔	مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	75
۱۹۔	اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئینہ میں)	30
۲۰۔	بودھ دھرم اور اسلام	30
۲۱۔	زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۲۲۔	اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۲۳۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۲۴۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۲۵۔	نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۲۶۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60

نبیوں کی دعوت وتبلیغ

کے

پانچ اہم صفات

(کلمہ، اعمال، آخرت، اخلاص ودعوت سے متعلق منتخب آیات واحادیث)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند